DATE: __/__/__

اسلامیات

سوال ۲

اسلام میں روزے کا مقصد اور اہمیت کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1. تعارف:

روزہ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ روزے کی حالت میں انسان کو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر طرح کے برے کاموں سے روکنا ہوتا ہے۔ روزہ ہر سال ماہِ رمضان میں ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسلام میں روزہ انسان روحانی اور باطنی پاکیزگی کا ایک ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہر طرح کی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور روحانی برائیوں سے انسان دور رہ کر صرف اور صرف اللہ پاک کی عبادت میں خود کو مصروف کر لیتا ہے۔ روزہ فرد اور معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ایک فرد پر روزہ کے اثرات میں آخرت کا خوف، خدا سے قربت، نیکی کا احساس برائیوں سے نفرت جیسے جذبے شامل ہیں جبکہ روزے سے معاشرے میں احساس، ہمدردی، اخوت اور بھائی چارے جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

Donot leave unnecessary space

CS CamScanner

2. اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت

- روزہ قرآن و حکیم کی روشنی میں
- روزہ احادیث مبارکہ کی رو سے

روزے کا تصور اور اہمیت قرآن و حکیم کی روشنی میں

روزے کے بارے میں قرآن میں متعدد بار حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ:

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

DATE: __/__/__

ترجمہ:

پھر روزے کو رات تک مکمل کرو۔

(القرآن)

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوا کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ

ترجمہ:

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے۔

روزے کا تصور اور اہمیت احادیث کے بارے میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی روزے کی اہمیت کے متعلق متعدد بار ارشادات فرمائے اور سختی سے روزہ رکھنے کا تاکید فرمائی۔ ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

الصِّيَامُ جُنَّةٌ

ترجمہ:

روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے

ایک موقع پر آپ نے روزے کی اہمیت کو یوں اجاگر فرمایا:

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی

اسکا اجر دوں گا۔

(صحیح مسلم)

ایک اور جگہ ارشادِ نبوی ہے:

روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

3. روزے کے فردی اثرات

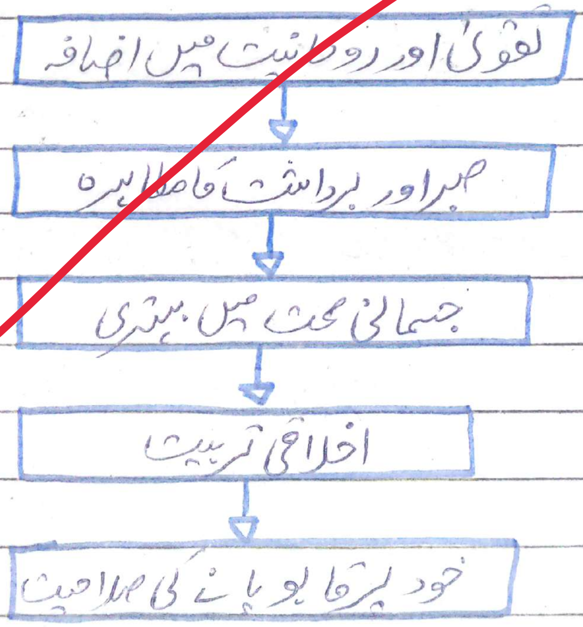

تقویٰ اور روحانیت میں اضافہ

روزہ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے کیونکہ اس میں انسان اپنی خواہشات اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

DATE: __/__/____

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن

ترجمہ: تاکہ تم پرہیزگار ہو۔

صبر اور برداشت کا مظاہرہ

روزہ صبر کا درس دیتا ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک بھوک لگنے کے باوجود کھانے پینے اور شہوت سے باز رہنے سے انسان کے اندر صبر اور برداشت کی صلاحیت بڑھتی ہے۔ جو زندگی کے دیگر معاملات میں بھی مدد دیتی ہے۔

جسمانی صحت میں بہتری

روزہ جسم کو غیر ضروری مادوں سے پاک کرتا ہے۔ نظام ہاضمہ کو آرام دیتا ہے اور میٹابولزم کو بہتر کرتا ہے۔ نیز جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ روزہ وزن کو متوازن کرنے، انسولین کی حساسیت بڑھانے اور جسم سے زہریلے مادے نکالنے میں مددگار ہے۔

اخلاقی تربیت

روزہ جھوٹ، غیبت، لڑائی جھگڑے اور دیگر برے اعمال سے بچنے کی تربیت دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

خود پر قابو پانے کی صلاحیت

روزہ انسان کو برداشت، صبر، تحمل اور خود پر قابو پانا سکھاتا ہے۔ روزہ رکھ کر جب انسان کو شدید بھوک لگی ہو یا اس کا جی پانی پینے کو چاہے مگر وہ خود پر قابو کرے تو ہی روزہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور یہ چیز انسان کو زندگی میں بہت مضبوط بناتی ہے۔ اس سے غصے اور تیز زبان کو بھی قابو کرنے میں مدد دیتی ہے۔ کیونکہ روزہ رکھ کے انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے اور لغو باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔

روزے کے معاشرے پر اثرات

روزہ نہ صرف انفرادی زندگی پر اثر ڈالتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اس کے گہرے اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے اور معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ذیل میں روزے کے معاشرے پر چند نمایاں اثرات درج ذیل ہیں۔

معاشرتی ہم آہنگی

↓

غریبوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ

↓

اخلاقی اقدار کی ترویج

↓

یکجہتی اور مساوات کا مظاہرہ

↓

جرائم کی شرح میں کمی

DATE: __/__/__

معاشرتی ہم آہنگی

روزہ رکھنے والے افراد ایک ساتھ عبادات کرتے ہیں، افطار کرتے ہیں اور تراویح پڑھتے ہیں جس سے معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور بھائی چارے کا فروغ ہوتا ہے۔

غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور فروغ

روزے کے ذریعے لوگ بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں، جس سے انہیں غریبوں اور ضرورت مندوں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نتیجتاً صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ دینے کا رجحان بڑھتا ہے جو معاشرتی فلاح اور ترقی کا باعث بنتا ہے۔

اخلاقی اقدار کی ترویج

روزے کی حالت میں گالم گلوچ، لڑائی جھگڑا، جھوٹ، مباحثہ، غیبت، چغلی اور دیگر تمام برائیوں سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے پورا معاشرہ ایک بہتر اخلاقی ماحول سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

یکجہتی اور مساوات کا مظاہرہ

روزے کی حالت میں تمام افراد خواہ امیر ہوں یا غریب، ایک جیسی حالت میں ہوتے ہیں اور بھوک پیاس برداشت کر رہے ہوتے ہیں جو معاشرتی مساوات کا باعث بنتا ہے۔

CamScanner

DATE: __/__/____

Substantially low
Add references in impacts part

۶. حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ روزے کی اہمیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ یہ انسان کی زندگی میں انفرادی اثرات مثلاً تقویٰ اور روحانیت میں اضافہ، صبر اور برداشت اور اخلاقی تربیت نیز معاشرتی لحاظ سے بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

سوال ۳

صلح حدیبیہ کو تفصیل سے بیان کریں کہ یہ مسلمانوں کے لیے کس طرح سے سفارتی کامیابی تھی۔

تعارف:

صلح حدیبیہ مسلمانوں کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے جو ۶ ہجری میں پیش آیا۔ یہ معاہدہ مکہ کے قریب ایک مقام "حدیبیہ" پر کیا گیا تھا۔ اس معاہدے کو ایک عظیم سفارتی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے مسلمانوں کے لیے کئی اہم فوائد حاصل کیے اور ان کے موقف کو مستحکم کیا۔ اس معاہدے نے مسلمانوں کو سیاسی اور معاشی لحاظ سے بہت مستحکم کیا۔ بظاہر تو معاہدے کی شرائط پر صحابہ کرام دکھی تھے مگر معاہدے کے فوائد نے ثابت کیا اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہی بہترین ہوتا ہے۔

2- صلح حدیبیہ کا پس منظر

مکہ کی طرف سفر

↓

حدیبیہ کا مقام

مکہ کی طرف سفر

مسلمانوں کو مکہ سے آئے ہوئے 6 سال ہو گئے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے دل مادرِ وطن کے لیے بے تاب ہو رہے تھے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرے کا ارادہ کیا اور 6 ہجری کو اپنے جانثاروں کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کا ارادہ بغیر جنگ کیے صرف عمرہ ادا کر کے واپس لوٹنے کا تھا۔ آپ نے مکہ کے قریب ایک شہر حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا۔

حدیبیہ کا مقام:

جب کفار کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور کہا کہ عمرہ ادا کیے بغیر واپس چلے جائیں۔ مسلمانوں نے نرمی کا مظاہرہ کیا اور بات چیت کے ذریعے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت عثمان بطور سفیر کفارِ مکہ کے پاس گئے تو انہوں نے آپ کو روک لیا جس سے مسلمانوں اور کفار کے درمیان حالات کشیدہ ہونے لگے۔ جب کفار نے خطرہ بھانپ لیا تو وہ ایک معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ یہ معاہدہ صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کی تجاویز

صلح حدیبیہ کے معاہدے کی کچھ اہم تجاویز درج ذیل ہیں۔

- عمرہ کی تاخیر
- دس سال کی جنگ بندی
- مسلمانوں اور قریش کے درمیان اتحاد
- مکہ میں قیام
- جو قریشی ایمان لائے وہ مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا

عمرہ کی تاخیر

مسلمانوں کو اس سال مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی، مگر وہ اگلے سال عمرہ کے لیے مکہ آ سکتے تھے۔

دس سال کی جنگ بندی

قریش اور مسلمانوں کے ساتھ دس سال کی جنگ بندی طے پائی۔ دوران دونوں فریقین ایک دوسرے کے خلاف کسی بھی جنگ اور دشمنی کا آغاز نہیں کریں گے۔

DATE: ___/___/___

مسلمانوں اور قریش کے ساتھ اتحاد

جو قبائل مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتے وہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کر سکتے اور جو کفار کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتے وہ کفار کے ساتھ اتحاد کر سکتے۔

مکہ میں قیام

مسلمانوں کو اس سال مکہ میں قیام کی اجازت نہیں تھی مگر اگلے سال وہ امن کے ساتھ مکہ میں داخل ہو سکتے تھے اور قیام بھی کر سکتے تھے۔

قریشی نومسلم، مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے

معاہدے میں طے پایا کہ اگر قریش میں سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ گیا تو وہاں کے لوگ اسے واپس قریش کے حوالے کریں گے لیکن اگر مدینہ سے کوئی مرتد ہو کر واپس قریش کے پاس گیا تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے سفارتی کامیابی

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم سفارتی کامیابی سمجھا جاتا ہے اگرچہ اس کی کچھ شرائط مسلمانوں کے دل پر بہت گراں تھیں۔ اس کے تین ایک اہم پہلو ہیں۔

امن کا قیام

↓

اسلام کے پھیلاؤ کا دروازہ کھلنا

↓

سیاسی استحکام

↓

مکہ کی طرف سے مسلمانوں کا کامیاب قدم

↓

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات

↓

دشمنوں کے اسلام کے قریب آنے کا موقع

امن کا قیام

یہ معاہدہ مسلمانوں کو ایک طویل عرصے تک قریش کے ساتھ امن کا موقع فراہم کرتا تھا۔ اس سے مسلمانوں کو مکہ کے قریب سکونت اختیار کرنے کا موقع ملتا اور انہیں اپنے پیغام کی تبلیغ کرنے کا موقع ملتا۔ نیز دونوں طرف سے خونریزی کا کچھ عرصے کے لیے خاتمہ ہو چکا تھا۔

اسلام کے پھیلاؤ کا دروازہ کھلنا

جنگ بندی اور امن کے دوران مسلمان زیادہ آزادی سے اپنے عقیدے کے پھیلاؤ کے قابل ہوئے۔ اس معاہدے کے بعد بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ کیونکہ اب ان کے لیے اسلام قبول کرنا ایک محفوظ راستہ تھا۔

DATE: __/__/__

سیاسی استحکام

اس معاہدے نے مسلمانوں کو ایک مضبوط سیاسی حیثیت عطا کی۔ قریش نے مسلمانوں کو یکسر نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان کی موجودگی کو تسلیم کیا اور ان کے ساتھ ایک مخصوص سطح پر تعلقات قائم کیے۔

مکہ کی طرف مسلمانوں کا کامیاب قدم

معاہدے کے مطابق جب اگلے سال مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت ملی تو یہ مسلمانوں کے لیے بہت بڑی کامیابی تھی کیونکہ مسلمان بغیر خونریزی کے نہ صرف مکہ میں داخل ہو سکتے تھے بلکہ عمرہ بھی کر سکتے اور عمرہ بھی ادا کر سکتے تھے۔

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات

یہ معاہدہ مسلمانوں کو ایک عالمی سطح پر تسلیم شدہ قوت ظاہر کرتا ہے۔ قریش نے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کیا اور ان کے حقوق کا احترام کیا، جو اس بات کا واضح اشارہ تھا کہ مسلمان اب ایک طاقتور جماعت بن چکے ہیں۔

دشمنوں کے لیے اسلام کے قریب آنے کا موقع

معاہدے کی وجہ سے نہ صرف قریش بلکہ دوسرے قبائل کے ساتھ بھی مسلمانوں کے تعلقات مضبوط ہوئے۔ اس سے اُن لوگوں کو بھی اسلام کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا جس سے بہت سارے لوگ متاثر ہوئے اور خلقِ یکوش اسلام بھی ہوئے۔

DATE: ___/___/______

حاصلِ کلام

Kindly elaborate the kamyabi part

صلح حدیبیہ ایک عظیم سیاسی اور سفارتی کامیابی تھی جس نے مسلمانوں کو عالمی سطح پر تسلیم کرنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد کے چند سالوں میں اسلام کی تیزی سے پھیلاؤ، کئی قبائل کا اسلام میں داخلہ اور بالآخر مکہ کی فتح کا راستہ ہموار ہوا۔ اس معاہدے نے یہ ثابت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا سفارتی حکمت عملی پر یقین رکھنے اور صبر و تحمل سے کام لینے کا طریقہ درست تھا۔

4

سوال نمبر 4

خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کے ایک جامع دستاویز کے طور پر تجزیہ کریں۔

تعارف:

خطبہ حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مشہور خطبہ ہے جو آپ نے 10 ہجری کو میدان عرفات میں دیا۔ جب آپ نے اپنے آخری حج کے دوران امت کو جامع نصیحتیں کیں۔ یہ خطبہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے بلکہ انسانی حقوق کے حوالے سے ایک جامع اور تاریخی دستاویز بھی ہے۔ اس خطبے میں دیے گئے اصول آج بھی انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اگر آج عالمِ اسلام اس خطبے کے

DATE: ___/___/___

نکات پر عمل کرے تو دنیا سے تمام نفرتیں اور دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی جامع دستاویزات کے طور پر

- مساوات کا اصول
- جان، مال اور عزت کا تحفظ
- خواتین کے حقوق
- غلاموں کے حقوق
- معاشی انصاف اور استحصال کا خاتمہ
- وراثت کے حقوق
- ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ
- آزادی اور خودمختاری کا حق
- مذہبی آزادی
- اتحاد اور بھائی چارے کا درس

مساوات کا اصول

خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر تمام انسانوں کی برابری کا اعلان کیا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

یہ اصول آج کے انسانی حقوق کے چارٹر (Universal Declaration of Human Rights) کی بنیادوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ جس میں نسل، زبان، قومیت اور رنگ کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

جان، مال اور عزت کا تحفظ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کے جان، مال، اور عزت کے تحفظ کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا!

"تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ مقام مقدس ہے"

خواتین کے حقوق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

DATE __/__/__

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان سے حسن سلوک کرو۔"

یہ اسلام کے اس اصول کی وضاحت کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق کی پاسداری لازم ہے اور ان کے ساتھ انصاف اور احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ یہ آج کے دور میں صنفی مساوات (Gender Equality) کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

غلاموں کے حقوق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی۔ فرمایا:

جو غلام تمہارے پاس ہیں، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، انھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو، اور انھیں وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔

یہ اصول سماجی انصاف کا مظہر ہے جو آج کے دور میں کمزور اور پسے ہوئے طبقات کے حقوق کی ضمانت کرتا ہے۔

معاشی انصاف اور استحصال کا خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا!

سود کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور سب سے پہلا میں اپنے خاندان کا سود ختم کرتا ہوں۔

DATE: __/__/__

یہ اعلان معاشی استحصال کے خاتمے کی بنیاد ہے، جو آج بھی ایک عادلانہ معیشت کے قیام کے لیے بنیادی اصول سمجھا جاتا ہے۔

وراثت کے حقوق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وراثت کے حقوق پر بہت زور دیا اور اس پر تفصیلاً بات کی جس میں بتایا کہ تمام ورثاء کو ان کا حق دیا گیا ہے۔ یہ اصول معاشی انصاف کو یقینی بناتا ہے اور جائیداد کی تقسیم کو فروغ دیتا ہے۔

ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ظلم اور ناانصافی کی پرزور مذمت کی اور فرمایا

"نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

یہ انسانی حقوق کے اصولوں میں سے ایک ہے جو ہر قسم کے ظلم، جبر اور ناانصافی کو مسترد کرتا ہے۔

آزادی اور خودمختاری کا حق

خطبے میں کہا گیا کہ ہر انسان آزاد ہے اور کسی پر زبردستی یا دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ ارشاد فرمایا:

"ہر انسان اپنی زندگی اور فیصلوں میں آزاد ہے، لیکن وہ اللہ کے قوانین کے دائرے میں رہے۔"

DATE : __/__/____

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

اتحاد اور بھائی چارے کا درس

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

نتیجہ :

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

Add one comparative paragraph with the west

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck

CamScanner